سراج منیر

مؤلفہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سراج منیر

مؤلفہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

○

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم، اے جناح روڈ کراچی

پاکستان ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء

Marfat.com

کتاب ـــــــــ سراج منیر

مؤلف ـــــــــ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کاتب ـــــــــ محمد سعید خوشنویس کھیالی گوجرانوالہ

طابع وناشر ـــــــــ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

مطبع ـــــــــ مشہور آفسٹ پریس کراچی

اشاعت ـــــــــ اوّل

سنہ طباعت ـــــــــ ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء

تعداد ـــــــــ دو ہزار

ہدیہ ـــــــــ دعائے خیر بحق شیخ محمد رفیع دوائی والا مرحوم ومغفور

Marfat.com

ملنے کے پتے

۱۔ کراچی کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ، زیب النساء اسٹریٹ، صدر، کراچی
۲۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی
۳۔ مرکزی مجلس رضا، نوری مسجد، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور
۴۔ مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ
۵۔ حاجی رفیق الدین صاحب، سٹلائٹ ٹاؤن، مکان نمبر بی ۳۷، راولپنڈی
۶۔ مولانا تاج محمد صدیقی القادری، مکان نمبر ۱۳۳۳، کوچہ سید محمد زماں شاہ، محلہ یکہ توت، پشاور
۷۔ مولانا عبدالکریم قادری، عزیزیہ جلالیہ اسلامیہ مدرسہ، ملفت گنج، ضلع فریدپور (بنگلہ دیش)
۸۔ مفتی محمد مکرم احمد، مسجد جامع فتح پوری، دہلی
۹۔ پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش، مکتبہ وارثیہ، لال چند آباد، میرپور خاص (ضلع تھرپارکر، سندھ)

Marfat.com

فہرست

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات
(ا) نسب شریف
(ب) ولادت باسعادت
(ج) ایام رضاعت اور یتیمی
(د) ایام طفولیت
(ہ) کفالت
(و) نکاح اور سفر شام
(ز) رسالت
(ح) مصیبت والم اور دعوت وہجرت
(ط) آثارِ فراق
(ی) فرقت ورحمت
(ک) مہجورانِ غم
۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند معجزے
۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند فرامین

Marfat.com

(ل) شاہ روم، ہرقل کے نام

(ب) شاہ حبشہ، نجاشی کے نام

(ج) شاہ فارس، کسریٰ کے نام

۴۔ موت، متعلقات موت اور زیارت قبور کے متعلق چند احادیث۔

◎

Marfat.com

مدنی ترانہ

طلع البدر علینا　　من ثنیات الوداع

مدینہ کی پہاڑیوں سے چودھویں کا چاند طلوع ہو رہا ہے !

وجب الشکر علینا　　ما دعا للہ داع

جب تک اللہ سے مانگنے والا مانگتا رہے گا، ہم پر (اس احسانِ عظیم کا)
شکر ادا کرنا واجب رہے گا

ایھا المبعوث فینا　　جئت بالامر المطاع

اے ہمارے پاس بھیجے جانے والے آپ ایسا حکم لے کر آئے ہیں
جو مانا ہی جائے گا۔

○

Marfat.com

تقدیم

پیشِ نظر رسالہ "سراج منیر" ایک مترجم قرآن پاک کے ابتدائی صفحات سے لیا گیا ہے جو ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۱ء میں دہلی سے شائع ہوا تھا —— اس وقت ضرورت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کی جائے اور دل و جان سے اس اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے —— اس مختصر رسالے میں اس عظیم سیرت کے بعض پہلو سامنے آئیں گے، وہ بھی جو عقل میں آتے ہیں اور وہ بھی جو عقل سے ماوراء اور دل سے قریب ہیں —— مطالعہ سیرت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشِ عظمت دل میں ابھرتا ہے اور پیرویٔ سنت کے لیے حرکت پیدا ہوتی ہے —— عظمت سے محبت جنم لیتی ہے اور محبت سے سنت میں لذت آتی ہے —— بغیر احساسِ عظمت اور بغیر پرورش محبت، سنت پر عمل کرنے والا حقیقی لذت سے محروم رہتا ہے۔

جس ترجمۂ قرآن کا اوپر ذکر کیا گیا وہ مولوی سید محمد شفیع الدین مرحوم نے اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی سے چھپوا کر شائع

کیا تھا —— اس میں دو ترجمے ہیں ، پہلا اردو ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ، دوسرا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی ترجمہ کا اردو ترجمہ ہے جو بقول جناب سید مظہر الدین صاحب (فرزند اکبر مولوی سید محمد شفیع الدین مرحوم) حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ نے کیا تھا اور یہ ہدایت فرمائی تھی کہ یہ خدمت محض رضائے الٰہی کے لیے کی ہے اس لیے ترجمہ پر نام نہ لکھا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا —— اس پر تفسیری حواشی ہیں جو بجائے خود ایک مبسوط تفسیر ہیں۔ یہ ترجمہ و تفسیر راقم کے پاس موجود ہے اس پر کسی مترجم کا نام نہیں ، اس سے اس روایت کی تصدیق ہوتی ہے۔

اس ترجمۂ قرآن کے ابتدائی اوراق سے جو پیش نظر تفصیلات اخذ کی گئی ہیں اُن کا عنوان ہے :

مختصر سوانح عمری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس کے نیچے لکھا ہے :

از جناب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس حصّے کا ترجمہ بھی حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ نے کیا ہے بلکہ ممکن ہے کہ یہ انہیں کی تصنیف ہو کیوں کہ سوانح کے ساتھ معجزات ، فرامین اور احادیث کا اضافہ حضرت مفتیٔ اعظم ہی کا معلوم ہوتا ہے۔ بعض داخلی شواہد اس شبہ کی تائید کرتے ہیں —— بہر کیف

Marfat.com

فرصت ملی تو یہ معلوم کیا جائے گا کہ یہ سوانح اور دیگر تفصیلات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کس تصنیف سے لی گئی ہیں اس کے بعد ہی اس کے مصنف اور مترجم کے بارے میں قطعی طور پر کوئی رائے قائم کی جا سکے گی۔

محترم شیخ محمد رفیع صاحب دوائی والا (مرحوم و مغفور) کے علم میں جب یہ بات آئی کہ ترجمۂ قرآن ان کے مرشد طریقت حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ سے منسوب ہے تو ان کو اس کی طباعت کی لگن پیدا ہوئی اور ان کے چھوٹے صاحبزادے عزیزم صبور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی دلچسپی لی۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں شیخ محمد رفیع صاحب مرحوم کا مختصر ذکر کر دیا جائے کیوں کہ انہیں کے ایصالِ ثواب کے لیے یہ رسالہ شائع کیا جا رہا ہے۔

الحاج شیخ محمد رفیع صاحب دہلی میں پیدا ہوئے، انگریزی دوا فروشی کا مشغلہ اختیار کیا، ۱۹۴۷ء میں جب پاکستان آئے تو کراچی میں انگریزی دوا سازی کا سلسلہ شروع کیا اور کراچی کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہوئے۔

شیخ صاحب مرحوم و مغفور، مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ (م۔ ۱۹۶۶ء) سے شرفِ بیعت رکھتے تھے، ان کو اپنے مرشد سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی، اگر یہ کہا جائے کہ فنا فی الشیخ تھے تو مبالغہ نہ ہوگا ——

Marfat.com

وہ نیک دل اور پارسا تھے، تقویٰ شعاری کا یہ عالم تھا کہ بینک میں جمع شدہ رقم پر سود تو سود بلکہ ہر وہ نفع جس میں سود کا شائبہ بھی ہوتا کبھی نہ لیتے ——— امانت داری میں یگانۂ روزگار تھے ——— صلہ رحمی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے، اپنے اور بیگانے سب سے ملتے تھے، تعلق کسی سے نہ توڑتے، جوڑنے کی فکر میں لگے رہتے، وُہ طائرِ چمن کی طرح ملتے ملاتے رہتے تھے، ان کے دسترخوان پر روزانہ کوئی نہ کوئی مہمان ہوتا، کھلا کھلا کر خوش ہوتے ——— غیبت سے کوسوں دور رہتے، کوئی کسی کی برائی کرتا، بڑے پیارے انداز سے بات کا رخ بدل دیتے ——— انتقال سے ایک دو روز قبل کہا کہ ——— "ہم ان سے بھی خوش ہیں جنھوں نے ہم کو تکلیف پہنچائی ——— اللہ اکبر ——— یہ بڑے حوصلے کی بات ہے، یہ بڑی عزیمت کی بات ہے ——— اور یہ وصیت کی کہ مرنے کے بعد تجہیز و تکفین اور تدفین میں جلدی کرنا، کسی کا انتظار نہ کرنا ——— خدا کی شان، توانا و تندرست، ہشاش بشاش، چلتے پھرتے رہے، نہ کوئی بیماری نہ کوئی روگ، موت کا وہم و گمان بھی نہ تھا، ایک روز قبل راقم سے ملاقات کے لیے تشریف لائے ——— انتقال سے چند منٹ قبل المرکز الاسلامی میں قربانی کی کھالیں دے کر آئے، مرتے دم تک دین کی خدمت میں لگے رہے ——— ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ (۱۴ نومبر ۱۹۷۸ء) المرکز الاسلامی سے گھر واپسی کے فوراً بعد جان عزیز جان آفرین کے سپرد کردی ———

Marfat.com

کسی کو خبر بھی نہ ہوئی کہ کب آئے اور کب گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
صبح ۹ بجے انتقال ہُوا اور سہ پہر ۳ بجے قبر میں اتار دیا گیا ——
چند گھنٹوں کے اندر اندر یہ قیامت برپا ہو گئی۔

؎

آئے بھی اور گئے دل بھی وُہ لے کر غمگین
ہائے کیا کیا نہ ہُوا ہم کو خبر ہونے تک!

انتقال سے چند روز قبل اپنے مرشد طریقت کے ترجمۂ قرآن کی اشاعت کے سلسلے میں ایک دو پبلشروں کے ہاں گئے —— لگن لگی ہوئی تھی —— اسی قرآن پاک کے آغاز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک، فرامین مبارک اور احادیث شریف شامل ہیں جو اس وقت "سراج منیر" کے عنوان سے پیش کی جا رہی ہیں، یہ تفصیلات ترجمۂ قرآن کے صفحہ ۱۲ سے ۸۱ تک پھیلی ہوئی ہیں۔

شیخ محمد رفیع صاحب کے چھوٹے صاحبزادے عزیزم صبور احمد سلمہٗ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ سردست اس حصّے کو از سر نو مرتب کر کے شیخ صاحب مرحوم و مغفور کے ایصالِ ثواب کے لیے شائع کر دیا جائے، موصوف ہی کی خواہش پر اس کو مرتب کرایا گیا —— ترجمہ میں یہ تفصیلات پرانی طرز پر لکھی ہوئی تھیں چنانچہ ان کو از سر نو جدید اسلوب تحریر کے مطابق لکھوایا گیا اور نئے عنوانات قائم کیے گئے —— یہ کام حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی خواہر زادی سلمہا نے رضائے الٰہی کے لیے انجام

Marfat.com

دیا ــــ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور شیخ محمد رفیع صاحب مرحوم کے صاحب زادگان سلمہم الرحمٰن کے درجات بلند فرمائے کہ انھوں نے سیرت رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عام کرنے کے لیے قابلِ تقلید اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

---

۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۹ھ
مطابق
۴ مارچ سنہ ۱۹۷۹ء

محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل، گورنمنٹ سائنس کالج
سکرنڈ (ضلع نواب شاہ سندھ)

Marfat.com

سراجِ منیر

نسب شریف :

مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ـــــــــــــــ

جناب سرورِ کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آپ کو عدنان ہی تک منسوب فرماتے تھے۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمِنَہ بنت وہب بن ہاشم بن عبد مناف ہے۔ آپ کا نسب نامہ تیسری پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ نانی کا نام اُمِّ حَبِیبَہ بنتِ اَسَد ہے۔

ولادت باسعادت :

مذہب راجح یہ ہے کہ آپ ابھی بطنِ مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والدِ ماجد دنیائے فانی سے رحلت گزیں ہوئے۔

ـــ آپ عام الفیل، دوشنبہ کے دن بارھویں ربیع الاول ۴۲ ھ

Marfat.com

کسروی کو دنیا میں ظہور پذیر ہوئے، ہٹو آدم علیہ السّلام سے آپ تک ۶۱۱۳ برس کا فاصلہ ہے۔

ایّامِ رضاعت اور یتیمی :

آپ کو آپ کی والدہ سمیت آٹھ عورتوں نے دُودھ پلایا۔ والدہ ماجدہ، ثوبیہ مولاۃ ابی لہب، خولہ بنت المنذر پھر ایک عورت غیر حلیمہ نے پھر تین اور عورتوں نے جن کا نام عاتکہ تھا۔ پھر حلیمہ سعدیہ نے۔

والدہ ماجدہ کے سات روز، ثوبیہ کے آٹھ روز، بیچ کی عورتوں کا حال معلوم نہیں۔ جب حلیمہ آپ کو لے گئی ہیں تو آپ کم و بیش ایک ماہ کے تھے۔ جب عمر شریف دو برس کی ہوئی حلیمہ ——————— آپ کو مکہ میں لائیں اور آمنہ سے کہا اگر آپ ان کو چند دن اور میرے پاس چھوڑ دیں تو ان کے قویٰ خوب مضبوط ہو جائیں گے، دیگر یہ کہ آج کل مکّہ میں وبا بھی ہے، اگر میرے پاس رہیں گے تو مکہ کی وبا سے بھی محفوظ رہنے کا ظن غالب ہے اور یہاں رہنے میں مبتلائے وبا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ آمنہ ——————— نے یہ بات منظور کر لی اور حلیمہ ——————— آپ کو واپس لے آئیں، جب سنِ شریف چار سال کا ہوا تو فرشتوں نے سینہ مبارک چاک کیا اور اس میں نور اور رحمت بھر دی۔ اس واقعہ کو حلیمہ کے بیٹوں نے دیکھ کر اپنی

Marfat.com

ماں سے جا کہا جس سے وُہ ڈر گئیں اور آپ کو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا۔ غرض یہ آپ چار سال سے کچھ کم حلیمہ ———— کی تحویل میں رہے۔

جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر شریف چھ برس کی ہُوئی تو ایک روز آمنہ خاتون ———— آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لے کر اپنے میکے قبیلہ بنی نجار میں چلی گئیں۔ ایک ماہ وہاں قیام کیا۔ واپسی پر حضرت آمنہ ———— نے ابوار مقام میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئیں۔ تو گویا آپ دو برس اپنی والدہ ماجدہ کی تحویل میں رہے۔

ایّامِ طفولیّت:

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طفلی کے مفصل حالات بہت سے ہیں مختصر یہ کہ آپ بچپن ہی سے نہایت خدا ترس رحیم، شجاع، متین، صادق القول، باحیا، امین اور ہمہ صفات محمودہ متصف تھے اور جمیع خصائل رذیلہ اور افعال مذمومہ سے متنفر۔ آپ کبھی برہنہ نہیں ہوئے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ قریش مرمت کعبہ مکرمہ کر رہے تھے اور آپ بھی پتھر ڈھو رہے تھے جس سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کندھا چھل گیا، عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ کے چچا نے کہا کہ ازار کندھے پر رکھ لو۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ مانتے

Marfat.com

تھے، انہوں نے زبردستی رکھ ہی دی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) برھنہ رہ گئے۔ برہنگی کی وجہ سے آپ اسی وقت بے ہوش ہو گئے۔

کفالت :

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی والدہ کی وفات کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کو پرورش فرمایا، جب عمر مبارک آٹھ برس دو مہینے دس روز کی ہوئی تو آپ کے دادا نے وفات پائی۔ ان کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا ابوطالب نے آپ کو پرورش کیا۔

نکاح اور سفر شام :

جب عمر شریف آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارہ برس دو مہینے دس روز کی ہوئی تو اپنے چچا کے ہمراہ ملک شام کو تجارت کے لیے تشریف لے گئے جب شہر بصرہ پہونچے تو ایک راہب (یعنی آسمانی - کا عالم) بحیرہ نامی نے آپ میں چند علامتیں دیکھ کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہچانا اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر لوگوں سے کہا کہ :

"یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہان کے لیئے رحمت کا سبب بنانے والا ہے، یقین جانو اے لوگو جب تم سب یہاں آئے تو تمام جھاڑوں

Marfat.com

اور پتھروں نے ان کو سجدہ کیا ہے۔ جھاڑ اور پتھر
پیغمبروں کے سوا اور کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔
بیشک میں نے ان کی تعریف اپنی کتابوں میں دیکھی
ہے۔"

پھر اس نے ابو طالب سے کہا کہ:

"تم ان کو ملک شام کی طرف مت لے جاؤ۔ کیونکہ
وہاں یہودی ان کے دشمن ہیں اندیشہ ہے کہ ان کو
شہید کر ڈالیں۔"

یہ سن کر ابو طالب نے آپ کو وہاں سے مکہ (مکہ مکرمہ) کو روانہ کر دیا۔

اس کے بعد بی بی خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے نکاح سے پہلے ان کے غلام میسرہ نامی کے ہمراہ پھر دوسری بار تجارت کے لیے ملکِ شام کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے گئے، جب ملک شام میں پہونچے تو ایک راہب کے عبادت خانے کے پاس ایک جھاڑ کے نیچے اُترے تب اس راہب نے کہا کہ:

"اس درخت کے نیچے پیغمبر کے سوا کوئی نہیں اُترا ہے۔"

میسرہ کہتے تھے:

"کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سفر سے لوٹے تو بی بی خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو نکاح میں لائے۔" اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر شریف پچیس ۲۵ سال دو ۲ مہینے

Marfat.com

دس روز کی تھی ۔

رسالت :

جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پنیتیس سال کے ہوئے خانہ کعبہ کی تعمیر میں شریک ہوئے اور حجرِ اسود کو اپنے ہی دستِ مبارک سے رکھا اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) چالیس[۴۰] سال ایک روز کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیغمبری پر مقرر فرمایا اور لوگوں کو آتش دوزخ سے ڈرانے اور جنت کی خوشخبری سنا کر دعوت اسلام کرنے کا حکم کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) غارِ حرا میں تھے کہ جبرئیل (علیہ السلام) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی لائے اور وضو کرایا اور نماز سکھائی ۔

غارِ حرا :

یہ ایک غار ہے مکہ معظمہ سے قریب تین[۳] میل، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) قبل نبوت اکثر وہاں جاتے اور تنہائی میں ذکرِ الٰہی کرتے وہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سب سے اوّل وحی نازل ہوئی ۔

مصیبت والم اور دعوت وہجرت :

آپ کی نبوت کا شروع روز دوشنبہ تھا ماہ ربیع اول کی

Marfat.com

آٹھویں تھی۔ . . . بعد اس کے اعلانیہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ظاہر کرنے لگے اور اس کے پیغام پہنچانے لگے اور اپنی قوم کی بہت خیر خواہی کرنے لگے تو مکہ والے کمال نادانی سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایذا کے درپے ہوئے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اہلِ بیت کے ہمراہ وہاں کچھ کم تین سال تک رہے۔

شعب ابی طالب

— جب وہاں سے چھوٹے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر مبارک انچاس ۴۹ برس کی تھی۔

— بعد اس کے جب آٹھ ۸ مہینے اور اکیس ۲۱ روز گزرے تو ابو طالب (رضی اللہ عنہ) نے وفات پائی۔

— پھر تین روز کے بعد بی بی خدیجہ (رضی اللہ عنہ) نے وفات پائی۔

— پھر جب پچاس برس اور تین مہینے کی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں مقام نصیبین کے جنات آئے اور اسلام سے مشرف ہوئے۔

— اور جب عمر شریف اکیاون ۵۱ برس اور نو ۹ مہینے کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو معراج سے مشرف کیا۔

— اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل (علیہ السلام) نے آکر چاہ زمزم اور مقامِ ابراہیم کے بیچ میں سے

Marfat.com

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اٹھا کر بیت المقدس تک پہنچایا۔

• پھر براق پر سوار کرا کے آسمانوں کی طرف روانہ ہو گئے، وہیں سے یہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوئیں۔

• اور جب عمر شریف ترپن ۵۳ سال ہوئی تو پیر کے روز ماہ ربیع الاول کی آٹھویں کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔

• اور مدینہ میں بھی پیر کے روز ہی پہنچے اور وہاں دس برس تک رہے۔

آثارِ فراق :

• آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اسی روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی۔

• آیت الکلالہ نازل ہوئی، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پچاس روز تشریف فرما رہے۔ پھر آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون۔

نازل ہوئی، اس کے بعد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے۔

اس سورۃ مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہوگیا تو اب حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ سورۃ سن کر رو ئے، اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ:-

"ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا
کہ چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی
لقا قبول فرمائے اس بندہ نے لقاءِ الٰہی
اختیار کی"

یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا:

"یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آبا، ہماری اولادیں، سب قربان"

اس کے بعد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو جمع کر کے ان کے حق میں دعاءِ خیر فرمائی۔

فرقت و رحمت :

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے بہت سے نبی آئے مگر ان کی وفات ہمارے کچھ بھی کام نہ آئی۔

Marfat.com

جب حضرت آدم (علیہ السلام) کا وصال ہونے لگا تو آدم غم میں روتے تھے، حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے فرمایا کہ :- "آدم آپ کو کیا غم ہے"؟

فرمایا کہ :-

"اے جبرئیل مجھے یہ غم ہے کہ جس
جنت سے مجھے نکالا ہے پھر بھی میں
اس میں داخل ہو جاؤں گا یا نہیں ؟"

حکم الٰہی نازل ہوا کہ :-

"اے آدم آسمان کی طرف دیکھ لو،
یہ جنّت تمہارے لیے تیار ہے۔" :

آدم علیہ السّلام نے جنّت کو دیکھا اور خوش ہو کر جان دیدی، لیکن جس وقت ہمارے شفیع المذنبین، سردارِ دوجہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، ایام مرض میں ایک دن حضرت جبرئیل (علیہ السلام) آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ :-

"اے جبرئیل کوئی خوشخبری ہو تو
سنا دو۔"

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے کہا :-

"یا رسول اللہ دوزخ آپ کے استقبال
کے لیے ٹھنڈی کی گئی اور جنت کے آٹھوں
دروازے کھولے گئے، حورانِ جنّت اور

ملائک آپ کے استقبال کے لیے جنت
کے دروازے پر کھڑے ہیں"۔

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بات سن کر فرمایا کہ:۔

"مالی وللنار ولی وللجنۃ۔"
جبرئیل نہ مجھ کو جہنم سے کچھ مطلب ہے
نہ جنت سے تعلق ہے۔ یہ بتاؤ کہ میری
اُمّت کے لیے کیا تیار کیا گیا ہے"۔

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے فرمایا کہ:۔

"جنت حرام ہے تمام اُمتوں پر جب
تک آپ کی اُمّت نہ جائے۔

حضرت نوح (علیہ السلام) کی عمر وصال کے وقت ساڑھے تیرہ سو برس کی تھی۔ جب ملک الموت ان کے پاس آئے تو نوح (علیہ السلام) ملک الموت کی صورت دیکھ کر گھبرائے اور یہ کہا کہ:۔

"اے ملک الموت تم نے بہت جلدی کی"۔

ملک الموت نے کہا کہ:۔

"اے نوح (علیہ السلام) تیرہ سو برس
میں بھی آپ کا دنیا کی زندگی سے پیٹ نہیں
بھرا"؟

نوح (علیہ السلام) نے کہا "اے ملک الموت میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ میں کسی ایسے مکان میں داخل ہوا کہ

Marfat.com

جس کے دو دروازے ہیں ایک سے اندر آیا ،
دوسرے دروازے سے تم مجھے لینے آگئے، میں
اس مکان میں ذرا بھی نہ ٹھہرا ۔"

مگر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ملک الموت آئے تو ملک الموت سے بات بھی نہ کی، فرمایا کہ :-

"جبرئیل امین کہاں ہیں ؟ اے ملک الموت
جب تک جبرئیل کی زبانی اُمّت کی مغفرت
کی بشارت نہ سنوں گا ۔ اس وقت تک
جان نکالنے کی اجازت نہ دوں گا ۔"

سبحان اللہ !

جب موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس وصال کا پیغام آیا، گھبرا گئے ۔ ملک الموت کے طمانچہ مارا، جب وفات پانے پر راضی ہوئے تو یہ کہا کہ :

"مجھے بیت المقدس کی سرزمین میں پہنچاؤ،
وہاں پہنچا کر میری جان نکلے ۔"

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیت المقدس پہنچایا تب ملک الموت موسیٰ (علیہ السلام) کی جان نکال کر لے گئے ۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرئیل نے کہا کہ :-

"اگر آپ کی خوشی ہو تو آپ کی وفات
کے بعد آپ کے جسم مبارک کو جنّت میں
پہونچاؤں" ؟

Marfat.com

فرمایا کہ :۔

"نہیں مجھے میری امت کے اندر رہنے
دو، بہیں اپنی امت کے لیے استغفار
کروں گا۔"

آپ پر امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اگر امت کی نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ تو آپ اللہ کا شکر کرتے ہیں اور اگر گناہ زیادہ ہوتے ہیں تو آپ جناب الٰہی میں استغفار کرتے اور اُمت کے لیے بخشش کی دعا مانگتے ہیں، پھر کس طرح آپ کی اُمت آپ پر جان قربان نہ کرے؟

تین روز وفات سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، فرمایا کہ :۔

"یا محمد ان ربك يقرئك السلام
وهو يسئل كيف تجدك ۔

اللہ پاک آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد
کرتا ہے کہ آپ کا مزاج کیسا ہے؟"

آپ نے فرمایا :۔

"انی اجدنی مغموماً
اے جبرئیل میں بہت غمگین ہوں۔"

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) مزاج پوچھ کر چلے گئے۔
پھر حضرت جبرئیل (علیہ السلام) تشریف لائے فرمایا کہ :۔

"اللہ پاک آپ کو سلام فرماتا ہے اور

Marfat.com

فرماتا ہے کہ آپ کو کیا غم ہے، اللہ
تعالیٰ جانتا ہے لیکن آپ اپنی زبان
مبارک سے فرمائیں"۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ :-
"مجھے گنہگار اُمت کا اس وقت بہت
خیال ہے۔ گنہگاروں کی مغفرت کس
طرح ہوگی"؟

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے عرض کیا کہ :-
"الٰہی! تیرے نبی یوں ارشاد فرماتے ہیں"۔

حکم ہوا کہ :-
"وہ رب العالمین آپ کو سلام فرماتا ہے
اور ارشاد کرتا ہے کہ اگر آپ کی اُمت
کا کوئی مسلمان گنہگار مرنے سے ایک
سال پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے گا
ہم اس کی توبہ قبول فرما کر اسے بخش
دیں گے"۔

حضور اکرم نے ارشاد فرمایا کہ :-
"الٰہی ایک سال کی مدت بہت ہوتی
ہے الٰہی میری اُمت کی مشکل آسان کر"۔

یہ سن کر حضرت جبرئیل (علیہ السلام) چلے گئے، تھوڑی دیر کے
بعد پھر واپس آئے اور یہ کہا کہ :-

Marfat.com

"یارسول (صلی اللہ علیہ وسلم) رب العالمین
فرماتا ہے کہ اگر آپ کی اُمت کا گنہگار
مرنے سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرے گا؛
ہم اس کی توبہ قبول کریں گے"

عرض کیا :-

"یا الٰہی ایک مہینہ بُہت ہے، اے
مرے اللہ اُمّت کی مشکل آسان کر"!

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) واپس گئے، پھر آئے اور یہ فرمایا کہ:-

"یارسول اللہ! رب العالمین آپ کو
سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے
کہ اگر ایک مہینہ کی مدّت بُہت ہے تب
ایک ہفتہ تو بہت نہیں ہے جو گنہگار
آپ کی اُمّت کا ہفتہ بھر پہلے مرنے سے
توبہ کرلے گا وُہ بخشا جائے گا"

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عرض کی :-

"یا الٰہی ایک ہفتہ بہت ہے، الٰہی معاف
کر، میری امت کی خطاؤں سے درگزر
فرما" !

پھر حکم ہُوا کہ :-

"جو شخص مرنے سے ایک دن پہلے توبہ
کرے گا ہم اس کو بخش دیں گے"

Marfat.com

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عرض کیا :-

"کہ مولیٰ ایک دن بھی بہت ہے"۔

پھر حکم دیا کہ :-

"جو شخص مرنے سے ایک گھڑی پہلے
توبہ کرے گا وہ اپنے گناہوں سے پاک
ہو جائے گا"۔

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عرض کیا کہ :-

"اے مرے رب ایک گھڑی بھی بہت
زیادہ ہے"۔

یہ سن کہ حضرت جبرئیل (علیہ السلام) آسمان پر گئے اور پھر واپس آئے اور فرمایا :-

"یا رسول اللہ ! رب العالمین جناب کو
سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد کرتا ہے
کہ اے میرے محبوب اگر مرنے والے
گنہگار شخص کی روح حلقوم میں پہنچ جائے
اور زبان بند ہو جائے، اگر اپنے دل میں
اپنے گناہوں سے نادم ہو جائے گا تو
میں اسے بخش دوں گا۔ اور کچھ بھی اس
کے گناہوں کی پرواہ نہ کروں گا اور جس
مسلمان گنہگار نے توبہ نہ کی اس کو آپ
اپنی شفاعت سے بخشوائیں آپ جس کی

Marfat.com

شفاعت فرمائیں گے وہ بخشا جائے گا۔"
یہ سن کر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دل خوش ہُوا اور امت کی طرف سے غم رفع ہُوا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ! کیا مہربان رؤف رحیم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں۔

مہجورانِ غم:

سرور انس وجان، رحمت عالمیاں، شفیع المذنبین، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم —— تریسٹھ ۶۳ برس بارہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ ہجری چاشت کے وقت سوئے حق راہی ہوئے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات

اس حادثہ جاں گزا سے بعض صحابہ ایسے مدہوش ہو گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا انکار کرنے لگے چنانچہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا یہی حال ہو گیا تھا اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) گنگ ہو گئے تھے، اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کو سکتہ ہو گیا تھا۔
تمام صحابہ کرام میں سے سوائے حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) اور حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے کسی کے ہوش بجا نہ رہے تھے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات بی بی عائشہ

Marfat.com

(رضی اللہ عنہا) کے مکان میں ہوئی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہیں مدفون ہوئے، بعد آپ کے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) بھی وہیں مدفون ہوئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے

۱۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں میں بڑا معجزہ قرآن شریف ہے کہ جس کی ایک سورۃ کے برابر کی عبارت بھی کوئی نہیں بنا سکتا اور اس قرآن شریف میں گذری ہوئی اور آئندہ کی سچی سچی غیب کی خبریں بھی موجود ہیں۔

۲۔ ایک معجزہ آپ کا یہ ہے کہ جب معراج سے مشرف ہو کر لوگوں سے بیان کرنے لگے اور بیت المقدس تک اپنے جانے کی خبر دی تو کفار نے اس کو جھٹلایا اور بیت المقدس کی نشانیاں پوچھنے لگے تو بعضے ایسے علامات پوچھتے کہ جس میں شب کو آپ نے غور نہ فرمایا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کا نقشہ آپ کے روبرو ظاہر کر دیا تو آپ نے

Marfat.com

خوش ہو کر صاف صاف نشانیاں اس کی بیان فرما کر سب کو شرمندہ کر دیا۔

۳۔ اور ایک معجزہ آپ کا یہ ہے کہ اپنی انگشت مبارک سے اشارہ کر کے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔

۴۔ اور ایک معجزہ آپ کا یہ ہے کہ جب کفار بد کار آپ کو شہید کر دینے کے ارادے سے آپ کے مکان پر جمع ہوئے۔ تب آپ کے نکلتے ہی سبھوں نے سر نیچے کر لیے اور ان سب کی ٹھوڑیاں ان کے سینوں تک جا لگیں تو آپ نے ایک مٹھی خاک لے کر ان کے سروں پر ڈال کر فرمایا شاہت الوجوہ یعنی بُرے ہو جاویں منہ ان کے۔ آخر ایسا ہی ہُوا کہ جن کے سروں پر وہ مٹی پڑی سب کے سب جنگِ بدر میں مارے گئے۔

۵۔ اور ایک معجزہ آپ کا یہ ہے کہ جب جنگ حنین میں ایک مٹھی خاک اپنے دشمنوں کے منہ پر پھینکی تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو شکست فاش دی۔

۶۔ اور ایک معجزہ آپ کا یہ ہے کہ جب آپ غار میں جا کر چھپے تو مکڑی نے اس غار کے منہ پر جال تن دیا تا کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہو کہ اس میں کوئی نہیں ہے۔

۷۔ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ جب آپ مدینہ منورہ کو

Marfat.com

جانے کو نکلے تو آپ کو پکڑنے کے لیے سراقہ بن مالک آپ کے پیچھے نکلا جب قریب پہنچا تو اس کے گھوڑے کے پاؤں سخت زمین میں دھنس گئے اور آگے بڑھ نہ سکا۔

۸۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک بار آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایسی بکری کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا کہ ابھی نر کی صورت نہیں دیکھی تھی سو وہ آپ کے دست مبارک کی برکت سے دودھ دینے لگی۔

۹۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ کے راستہ میں ایک بڑھیا اُمِّ معبد نامی کی بکری جو بالکل ضعیف تھی آپ کے دست مبارک اس پر پھیرنے سے بہت دودھ دینے لگی حالانکہ اس میں اس سے پہلے کچھ دودھ نہیں تھا۔

۱۰۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک قتادہ بن النعمان کی آنکھوں میں زخم ہو کر پانی رخسارہ پر سے بہنے لگا آپ نے اس کو اٹھا کر اپنے دست مبارک سے اس کی جگہ پر رکھ دیا تو آپ کے دست مبارک کی برکت سے اُن کی آنکھ اچھی ہو گئی بلکہ پہلے سے زیادہ بہتر اور جمال والی ہو گئی۔

۱۱۔ ایک معجزہ یہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حدیبیہ میں مکہ معظمہ کے قریب جنگل میں تشریف رکھتے

Marfat.com

تھے ایک ہزار پانچ سو صحابہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ تھے جب عصر کی نماز کا وقت آیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وضو کے لیے پانی طلب کیا، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سارے لشکر میں پانی کا پتہ نہیں ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدرِ قلیل جس قدر ممکن ہو سکے پانی لشکر میں سے جمع کرواؤ۔ نہایت مشکل سے سارے لشکر کی مشکیں پانی کے برتن نچوڑ کر ایک پیالہ پانی کا جمع ہوا، وہی حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر کیا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بسم اللہ کہہ کر اپنا دست کرم پیالہ میں رکھا، آپ کا ہاتھ رکھنا تھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے پیالہ سے پانی کا چشمہ جاری ہوا، سارے لشکر والوں نے خود پیا۔ لشکر کے جانوروں کو پلایا، لشکر والوں نے مشکیں اور پانی کے برتن بھرے، سب نے وضو کیا ـــــ

کسی نے حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا۔

"بھلا تم کتنے آدمی تھے جو پانی پینے میں شامل تھے"؟

حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا۔

"ہم تو کل ایک ہزار پانچ سو تھے۔ لیکن اگر لاکھ بھی ہوتے تو بھی وُہ رحمت کا پانی سب کو کافی تھا"۔

Marfat.com

نکتہ

ا۔ یہ پانی آبِ زمزم سے افضل ہے۔ کیونکہ زمزم حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کے ہاتھ سے مکہ کی زمین سے نکالا ہوا ہے۔ مگر یہ پانی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر جسم اطہر کے درمیان سے نکلا ہے۔

ب۔ زمزم، جبرئیل (علیہ السلام) کے پر نے کھودا، یہ پانی حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ سے جاری ہوا۔

ج۔ زمزم زمین سے نکلا، یہ خاص حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسدِ اطہر سے نکلا۔

پس جیسا فرق زمین کو اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسمِ اطہر کو ہے وہی فرق آبِ زمزم اور اس معجزہ کے پانی کو ہے۔

یہ پانی کوثر کے پانی سے بہتر ہے۔ وُہ فرشتوں کے ہاتھ سے پیدا ہوا، اور یہ سید اولین و آخرین کے دستِ مبارک سے پیدا ہوا پس جو فرق ملائکہ کے مرتبہ کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مرتبہ سے ہے وہی فرق کوثر کے پانی کو اس معجزہ کے پانی سے ہے۔

اگلے انبیاء علیہ السلام نے پتھروں سے پانی نکالا، درختوں سے پانی نکالا مگر جسم اطہر سے کسی پیغمبر نے پانی نہیں نکالا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ

Marfat.com

سے اُمت کے لیے اس طرح پانی نکلا جیسے مہربان ماں کے سینہ سے بچے کے لیے دودھ نکلتا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو آپس میں سگے بھائیوں سے زیادہ باہم محبت تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو اپنے ماں باپ سے زیادہ الفت تھی۔ سارے صحابہ باہم گویا دودھ شریک بھائی ہو گئے تھے اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ماں باپ سے زیادہ امت پر شفیق ہیں۔ سبحان اللہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا رحمت والے نبی تھے!

۱۲- اور ایک معجزہ یہ ہے، مدینہ طیبہ میں ایک سال قحط سالی ہوئی مینہ نہیں برسا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کا خطبہ فرما رہے تھے، ایک اعرابی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ "یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، جانور ہلاک ہوئے، کھیت، درخت خشک ہو گئے، غریب لوگوں کے بچے فاقہ سے مرنے لگے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مینہ برسائے"! یہ سن کر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خطبہ میں اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔

کہ "اے اللہ مینہ برسا دے! خشک زمین کو تر، سوکھے کھیتوں، مردہ زمین کو زندہ کر دے"!

صحابہ کہتے ہیں کہ :- "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

ہاتھ اٹھانے سے پہلے آسمان پر ابر کا نام اور نشان نہ تھا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ اٹھاتے ہی پہاڑوں کی طرح بادل اٹھ کر آئے اور اسی وقت برسنے لگے اور مسجد نبوی سے پانی ٹپک کر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سر مبارک سے بہتا ہُوا ریش مبارک سے ہوتا ہُوا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لباس پر گرتا تھا"۔۔۔۔ اس جمعہ سے برابر دوسرے جمعہ تک مینہ برستا رہا جب دوسرے جمعہ کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جمعہ کا خطبہ فرمانے کھڑے ہوئے کہ پھر ایک اعرابی نے عرض کیا کہ :-

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی کثرت سے اندیشہ ہلاکت کا ہے"۔

یہ سن کر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خطبہ میں دعا فرمائی۔

"الٰہی مدینہ کی بستی میں کھل جائیے، جنگلوں میں برسے، دریا میں برسے، ضرورت کے موقعہ پر برسے"۔

اس دعا کے ساتھ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہاتھ کا اشارہ آسمان کی طرف کیا۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ "آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ بادل پھٹتا تھا اور اشارہ کے ساتھ مینہ کھلتا تھا"۔

Marfat.com

نتیجہ :

مسلمانو! زمین آپ کی اطاعت کرے، آسمان آپ
کی اطاعت کرے۔ ہوا آپ کی مطیع ہو، پانی مطیع ہو، بادل آپ
کی دعا سے برسے، آپ کی دعا سے کھُلے ـــــ مگر اطاعت نہ کرے
کون ہے ـــــ انسان! پھر آپ کی اُمّت کا مسلمان! ـــــ
عبرت اور غیرت کی جگہ ہے۔

۱۳۔ اور ایک معجزہ یہ ہے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
نبوت کے بعد ایک دن آپ کے چچا ابو طالب آپ
کے ساتھ کسی سفر میں تھے، راستہ میں ابو طالب کو
پیاس لگی، اس وقت وہاں نہ پانی پاس تھا نہ جنگل
میں کہیں پانی کا پتہ تھا، ابوطالب نے حضور (صلی
اللہ علیہ وسلم) سے پیاس کی شکایت کی، حضور اکرم
(صلی اللہ علیہ وسلم) نے سواری سے اُتر کر زمین پر
پیر مارا، فوراً زمین سے چشمہ میٹھے پانی کا جاری ہوا۔
ابوطالب نے اس چشمہ سے پانی پی لیا۔

نتیجہ :

کافروں کے لیے خشک زمین سے شیریں پانی پلانا جس
مبارک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ادنیٰ فیض تھا،
بھلا حشر میں جب حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) حوضِ
کوثر پر ہوں گے اور آپ کی امت کے مسلمان پیاسے
حشر کی پیاس (کی شکایت) کرتے ہوئے حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں گے تب کس طرح آپ ہر ایک پیاسے کو شادہ فرمائیں گے۔ آپ ضرور سیراب فرمائیں گے پچاس ہزار برس کی پیاس ضرور بجھائیں گے۔

۱۴۔ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک دن سفر کے موقعہ پر حضرت اسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے فرمایا کہ "اے اسامہ استنجا کرنے کے قابل کوئی پردہ کی جگہ ہے"؟

اسامہ نے عرض کیا :۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دور تک صحابہ کا لشکر ٹھہرا ہوا ہے اور یہاں قریب میں کوئی جگہ جناب کے قابل پردہ کی نظر نہیں آتی"۔

یہ سن کر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "دیکھو اے اسامہ یہ درخت کھجور کے جو الگ الگ کھڑے نظر آتے ہیں اور یہ پہاڑی پتھر جو دور دور پڑے دکھائی دیتے ہیں ان کو حکم دو، ان سے جا کر کہو جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں تم آپس میں مل جاؤ اور پتھرو تم درختوں کے بیچ میں دیوار بنا کر تیار کرو، حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پیچھے استنجا فرمائیں گے"۔

حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

کا یہ پیغام لے کر درختوں، پتھروں کے پاس گیا، سنتے ہی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم فوراً کھجوروں کے درخت آپس میں مل گئے اور درختوں کے درمیان جو جگہ خالی رہی تھی اس میں پتھروں نے جمع ہو کر دیوار بنائی۔"

جب حضورؐ استنجے سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

"اسامہ ان سے کہو کہ وہ سب اپنی اپنی جگہ واپس ہو جائیں۔"

یہ سن کر حضرت اسامہ نے اشارہ کیا۔ پتھر، درخت سب الگ الگ ہو کر اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

سبحان اللہ! کیا تیرا احسان ہے جہان بھر کے حاکم ساری دنیا پر حکومت کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم گنہگاروں کا عاشق اور ہم خطا کاروں کا شیدائی بنایا، ہمارے غم نے انھیں راتوں رلایا۔ ہمارے فکر نے انہیں بہت سا جگایا، کم سلایا۔

نتیجہ:

درختوں، پتھروں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کے حکم سے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صف بستہ ہو کر پردہ کی دیوار تیار کر دی، ہم انسان ہو کر پھر مدعی اسلام ہو کر افسوس ہم نے دنیا میں آن کر گھاس پھونس، درختوں، پتھروں کے برابر

Marfat.com

بھی خدا کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
نہ کی۔ شرم کی جگہ، غیرت کا مقام ہے۔

۱۵۔ اور ایک معجزہ یہ ہے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک سفر کے موقع پر زمین پر لیٹے ہوئے سوتے تھے، بہت دور سے ایک درخت کیکر کا آیا اور سات مرتبہ جناب کے صدقے ہوا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طواف کیا، جب حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سوتے اٹھے، فرمایا:

"اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے اجازت لی تھی کہ مجھے آکر سلام کرے۔ خدا نے اسے اجازت دی اس لیے یہ درخت آیا اور میری زیارت کر گیا۔"

۱۶۔ ایک معجزہ یہ ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے، وہاں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جمعہ قائم کیا، جب حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خطبہ فرمانے کی ضرورت ہوتی آپ مسجد کے ستون سے جو خشک کھجور کا درخت تھا پشت مبارک لگا کر خطبہ فرماتے تھے،

ایک دن ایک انصاری عورت نے عرض کیا:

یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ فرمائیں تو یہ انصاری اپنے غلام سے جو بڑھئی کا کام جانتا ہے آقا کے لیے ایک کاٹھ کا ممبر بنوا دے۔"

Marfat.com

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا۔ "کہ اچھا!" یہ سن کر وہ عورت چلی گئی اور دو تین روز کے بعد تین سیڑھی کا ممبر بنوا کر لائی اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تحفہ قبول فرما کر اس پر خطبہ فرمایا، وعظ کہنا شروع کیا ـــــ آج پہلا موقعہ ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس قدیمی لکڑی کو چھوڑ کر ممبر پر جلوہ فرما ہوئے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تھوڑا ہی سا خطبہ فرمایا تھا کہ اس خشک ستون سے رونے کی آوازیں، چیخیں مارنے کی صدائیں بلند ہوئیں۔ ہچکیاں لینا، سسکیاں بھرنا، بچہ کی طرح ماں کی جدائی میں چیخیں مار کر رونا، غل مچانا، شروع کیا ـــــ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) ستون کے رونے سے بے چین ہو گئے، ممبر سے اتر کر اس رونے والے اور عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جان کھونے والے ستون کے پاس آئے، اسے گلے لگا کر بہت تسلی دی، اس سے کلام کیا، اسے چپ کیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ: "میں تسلی نہ دیتا تو وہ ستون قیامت تک روتا ہی رہتا۔"

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

"اے ستون تیرا کیا مطلب ہے تو کیوں روتا ہے؟

Marfat.com

ستون نے عرض کی! "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) رونے کا سبب، جان دینے کا باعث، محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) دو جہان کی جدائی ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ مجھ سے کمر لگا کر خطبہ فرماتے تھے اور میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جمال اور حبیب رب العالمین کے وصال سے مشرف رہا کرتا تھا مگر اب میری کم نصیبی، محرومیٔ قسمت سے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے چھوڑ کر ممبر پر اجلاس فرمانے تشریف لے گئے۔"

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔

"اے ستون اگر تو چاہے تو خدا تجھے دنیا میں سرسبز درخت بنا دے۔ تیرے پھل سارا جہان کھائے۔ اگر تو چاہے تو آخرت میں خدا تجھے سرسبز کرے، جہاں تیرے پھل اولیا اللہ کھائیں گے۔ اس ستون نے عرض کیا کہ: "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں وہی بات پسند کرتا ہوں جس کی بقا ہمیشہ رہے، میں فانی بقا کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ مجھے آخرت کی زندگی ملنی چاہیئے کہ جہاں میرے پھل اولیاء اللہ کھائیں گے۔"

اللہ اکبر؟ کیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا روحانی فیض تھا! چند مرتبہ ایک خشک لکڑی سے کمر لگا کر خطبہ فرمایا تھا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

پشت مبارک کی تاثیر سے مردہ درخت میں اعلیٰ درجہ کا عشق، اعلیٰ درجہ کا فہم، اعلیٰ درجہ کی حق شناسی، اعلیٰ درجہ کی فانی اور باقی میں تمیز پیدا ہوئی۔ جب پشت کی لکڑیوں پر اتنا فیض تھا تب صحابہ جو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرۂ انور کے سامنے بیٹھ کر فیض لیتے اور خطبہ سنتے اور زیارت کرتے تھے وہ کس قدر حق آگاہ اور باخدا ہوتے ہوں گے۔

نکتہ:

چونکہ یہ درخت عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا اس لیے اس نے پھلوں کا ولیوں کو نبیوں کو کھلانا پسند کیا، یہ درخت بھی عاشق تھا۔ اولیاء اللہ بھی عاشق الٰہی ہوتے ہیں ــــــ سچ ہے "ہر چیز اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی ہے" ہمیں بھی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہونا چاہیے اور ایک خشک درخت سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

۱۷۔ ایک معجزہ یہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قدیک نامی نابینا نے حاضر ہو کر اپنی بینائی کے جاتے رہنے کی شکایت کی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندھے کی آنکھوں پر دم کیا۔ اپنا لعاب مبارک اس کی اندھی آنکھوں میں لگایا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دم کرتے ہی فوراً اس کی

Marfat.com

دونوں آنکھیں روشن ہوئیں اور تیز بصارت خدا نے اسے عطا کی کہ اسی ۸۰ برس کی عمر میں باریک سوئی میں ڈورا پروتا تھا۔

۱۸ - ایک معجزہ یہ ہے کہ جنگ احد میں قتادہ بن نعمان صحابی کی آنکھ میں کسی کا تیر لگا جب تیر آنکھ سے نکالا گیا، تیر کے ساتھ آنکھ باہر آن پڑی۔ قتادہ نے آنکھ کو ہتھیلی پر لیا اور اسی طرح حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر آنکھ کے اچھا ہونے کی درخواست کی، حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:-

"اگر صبر کرو تو تم کو جنت ملے"! عرض کیا کہ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میرے لیے دعا فرمائیں کہ جنت بھی ملے اور میری آنکھ بھی اچھی ہو جائے"۔ یہ سن کر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے دستِ کرم سے آنکھ کو اٹھا کر آنکھ کی جگہ رکھا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ کی برکت سے فوراً آنکھ اچھی ہوئی۔ خون بند ہوا۔ سارا درد جاتا رہا۔ اب اس معجزہ والی آنکھ کی حالت یہ تھی کہ یہ آنکھ کبھی دکھنے نہ آتی تھی۔ اور اس آنکھ سے رات گئے اندھیرے میں بھی نظر آتا تھا۔

۱۹- ایک معجزہ یہ ہے، حضرت انس کے پاس ایک

Marfat.com

دستر خوان تھا جس پر آپ کسی تقریب کے وقت
کھانا کھاتے تھے، ایک دن کچھ مہمان آپ کے
پاس آئے، آپ نے کھانا طلب کیا، خادمہ اسی دستر خوان
میں کھانا لائی، آپ نے اسے میلا دیکھ کر خادمہ سے
فرمایا کہ اسے تندور میں ڈال دو، خادمہ نے وہ دستر خوان
جلتی آگ میں ڈال کر تھوڑی دیر میں جب اسے تندور
میں سے نکالا تو وُہ دستر خوان نہایت سفید ہو کر آگ
سے نکلا، بجائے جلنے کے اُجلا ہو کر باہر آیا، مہمانوں
نے اس کا سبب پوچھا، حضرت انس (رضی اللہ عنہ)
نے فرمایا کہ یہ دستر خوان تبرک ہے۔ حضورِ اکرم
(صلی اللہ علیہ وسلم) کا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
ایک دن اس سے اپنا منہ ہاتھ پونچھ کر مجھے عطا فرمایا
تھا۔ اب اس کپڑے پر آگ حرام ہے، یہ کسی طرح
آگ میں نہیں جلتا۔ جب کبھی وُہ میلا ہو جاتا ہے
ہم اسے آگ میں ڈال کر اُجلا کرتے ہیں۔"

۲۰۔ ایک معجزہ یہ ہے ایک دن دو صحابی جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عشا کی نماز کے
بعد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کرنے،
حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلام سے مستفیض
ہوتے ہوئے رہ گئے، اس عرصہ میں رات زیادہ آئی
اندھیرا ہُوا، جب یہ دونوں صحابی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

کی خدمت عالی سے رخصت ہو کر اپنے گھر جانے
لگے تو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ
"تم لوگ اندھیری رات میں گھبراؤ نہیں، تمھارے
ہاتھ کا عصا مشعل کی طرح روشن ہو کر تمہیں راستہ
دکھائے گا" جب یہ دونوں صحابی وہاں سے رخصت
ہو کر مسجد نبوی سے باہر آئے، مسجد سے نکلتے ہی
ایک شخص کا عصا خود بخود مشعل کی طرح بغیر آگ
تیل کے روشن ہوا، اسی روشنی میں دونوں صحابی
راستہ چلتے رہے، جب دونوں شخصوں کا راستہ الگ
ہوا اور ایک شخص جن کا عصا پہلے سے روشن تھا۔
اپنا عصا لے کر اپنے گھر چلے اور دوسرے شخص اندھیرے
میں رہے۔ فوراً دوسرے شخص کا عصا بھی مشعل
کی طرح روشن ہوا اور اپنی اس لکڑی کی روشنی میں
دونوں صحابی گھر تک پہنچے۔ صبح کو دیکھا کہ لکڑیوں
میں اس کا نشان مطلق نہ تھا۔

نتیجہ :-

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم سے جب
مردہ لکڑیاں روشن اور نورانی ہوئیں تو حضور کے
ارشاد اور تعلیم وتلقین سے صحابہ کے دل کس درجہ
روشن ہوئے ہوں گے۔
اے غافل مسلمان اگر آج تو اپنا دل کا روشن ہونا

Marfat.com

چاہتا ہے تو درود شریف کی کثرت کر، پھر دیکھ غیب سے کیسا نور تیرے دل میں پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ ایک معجزہ یہ ہے، ایک دن مکہ معظمہ میں ابوجہل لعین اپنے ہاتھ میں کچھ کنکریاں لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کیا:

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم سچے نبی ہو تو بتاؤ کہ میرے ہاتھ میں کیا چیز ہے کیوں کہ جب تم آسمان کی باتیں زمین پہ بیٹھے بتا رہے ہو تو ضرور ہے کہ میرے ہاتھ کی مخفی چیز کو بھی آپ بتا دیں گے"!

یہ سن کر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:۔

کہ "اے ابوجہل اگر تو یہ کہے تو میں یہ بتا دوں کہ ہاتھ میں کیا ہے اور اگر تُو کہے تو جو چیز تیرے ہاتھ میں ہے وُہ بولے اور بتائے کہ میں کون ہوں"۔

ابوجہل نے کہا کہ "حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بات اور بھی زیادہ اچھی ہے کہ میرے ہاتھ کی چیز بولے اور یہ بتلائے کہ آپ کون ہیں"۔

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ابوجہل کی ہاتھ کی کنکریوں کو اشارہ کیا، فوراً ابوجہل کے ہاتھ میں کنکریاں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگیں۔ اس معجزہ کو مولانا روم بھی اپنی مثنوی

Marfat.com

ہیں فرماتے ہیں۔

۲۲۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک بار آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک اعرابی کو دعوت اسلام کی تو اس نے پوچھا "آپ کا گواہ کون ہے"؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جھاڑ کی طرف اشارہ کیا، وہ جھاڑ نزدیک آکر تین بار (آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی گواہی دے کر چلا گیا۔

۲۳۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیغمبر بنایا اس وقت پتھروں اور درختوں نے بھی کہا تھا السلام علیک یا رسول اللہ۔

۲۴۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ جب کافروں نے گوشت میں زہر ملا کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیا تو گوشت نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا کہ مجھ میں زہر ہے آپ مت کھائیے۔

۲۵۔ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک بار کوئی اونٹ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آکر فریاد کرنے لگا:۔ "میرے مالک مجھ سے محنت بہت لیتے ہیں اور چارہ کم ڈالتے ہیں"۔ تب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کے مالک کو بلا تاکید کر دی۔

۲۶۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک بار ایک ہرنی قید میں پڑی

Marfat.com

تھی اور اس کے دو بچے بھوکے رہ گئے تھے، اتفاقاً حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اُدھر تشریف لے گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کرنے لگی:

"یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ کو اس کے ہاتھ سے چھڑوائیے تو میں جلد جا کر بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاتی ہوں۔"

آخر جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو شکاری کے دام سے چھڑوا دیا تو آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی گواہی دیتی ہوئی ہرنی چلی گئی۔

۲۷۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جنگِ بدر میں فرمایا کہ اس جگہ میں فلانا فلانا کافر مارا جائے گا تو ویسا ہی ہُوا۔ اس اس جگہ میں فلاں فلاں کافر مارا گیا اور ذرّہ برابر بھی آگے پیچھے نہ ہُوا۔

۲۸۔ اور ایک معجزہ یہ ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت دریا میں جنگ کرے گی اور ان میں ام حرام ہو گی تو ویسا ہی ہُوا۔

۲۹۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ جس رات میں اسود عنسی کذاب مارا گیا اسی رات میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا "کہ آج کی رات فلانا مارا گیا ہے۔ اور فلانے نے اس کو مارا ہے۔"

Marfat.com

حالانکہ یہ قصہ گزرا شہر صنعاء میں جو ملک یمن میں ہے۔

۳۰۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ثابت بن قیس کے حق میں فرمایا تھا کہ یہ زندہ رہے گا نیک حالت سے اور آخر میں شہید ہو جائے گا پس ویسے ہی یمامہ میں شہید ہوئے۔

۳۱۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک بار ایک شخص اسلام سے پھر کر مشرکوں میں جاملا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ:

"وہ مر جائے گا تو اس کو زمین بھی قبول نہ کرے گی"

آخر ویسا ہی ہوا، جب وہ مر گیا تو جہاں جہاں اس کو دفن کرتے زمین اس کو باہر پھینک دیتی تھی۔

۳۲۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک بار ایک پیالہ میں تھوڑا سا پانی باقی رہا تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چاہا کہ اس میں تمام انگلیاں داخل کریں مگر اس کا منہ چھوٹا تھا۔ چار ہی انگلیاں اس میں رکھیں اور سب کو پانی پلایا تو اتنا پانی جاری ہوا کہ تمام آدمیوں نے اس سے وضو کیا۔

۳۳۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ جنگ تبوک میں ایسے مقام پر وارد ہوئے تھے کہ وہاں اتنا پانی تھا کہ ایک ہی آدمی کو کفایت کرے، تمام لشکر میں تیس ۳۰۰۰۰ ہزار آدمی

Marfat.com

تھے، وُہ سب پیاسے ہو کر آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگے تو آپ نے ایک تیر دے کر فرمایا کہ اس کو اس پانی میں کھڑا کر دو، جب تیر کھڑا کیا تو اتنا جوش مارا کہ وُہ پانی سارے لشکر کو کفایت کر گیا۔

۳۴۔ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک بار چند صحابہ نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے کنوئیں کا پانی کھاری ہے، تب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی ایک جماعت کو ہمراہ لے کر اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اپنا لعاب دہن مبارک اس میں ڈالا تو اس قدر میٹھا پانی جاری ہوا کہ کتنا ہی پانی اس سے نکالتے تھے تو موقوف نہیں ہوتا تھا۔

۳۵۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک بار کسی عورت نے اپنے لڑکے کو آپ کی خدمت میں حاضر کیا اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا سر پھوڑوں سے بہت خراب ہو گیا ہے آپ دعا فرمائیے" تب آپ نے دست مبارک اس کے سر پر رکھا، ہاتھ رکھتے ہی بیماری رفع ہو گئی اور سر کے بال بھی ہموار ہو گئے۔ یہ کیفیت سن کر آلِ یمامہ میں سے ایک عورت اپنے بچہ کو مسیلمہ کذّاب کے پاس لے گئی جو وہاں جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کرتا تھا، اس نے بھی اپنا ہاتھ بچے کے سر

Marfat.com

پر رکھا تو اس بچے کے سر کے تمام بال جھڑ گئے اور یہ بیماری اس کی تمام اولاد میں باقی رہ گئی۔

۳۶۔ ایک معجزہ یہ ہے کہ حضرت ابو رافع (رضی اللہ عنہ) کا پاؤں جب ٹوٹ گیا تو آپ کا دست مبارک رکھتے ہی ایسا درست ہو گیا کہ گویا کچھ بھی بیماری نہ تھی۔

۳۷۔ ایک معجزہ یہ ہے شفا اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک یہودی کو اسلام کی طرف بلایا، یہودی نے کہا کہ: "یا حضرت جب تک میری مری ہوئی لڑکی کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ نہ کریں اور وہ مردہ دختر زندہ ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کی گواہی نہ دے میں ہرگز مسلمان نہ ہوں گا۔"

یہ سن کر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ:۔

"اے یہودی چل، اپنی دختر کی قبر پر مجھے لے چل۔"

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) یہودی کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے، وہاں جا کر یہودی لڑکی کی قبر پر کھڑے ہو کر یہودی کی لڑکی کا نام لے کر پکارا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سن کر قبر شق ہو گئی اور قبر کے اندر سے لڑکی زندہ ہو کر پکاری:

"لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! کیا ارشاد ہے؟"

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، "اگر تیرا دل

Marfat.com

چاہے تو تو اپنے ماں باپ کے پاس چلی آ، دنیا میں زندہ ہو کر رہ۔" عرض کیا کہ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنے اللہ کو اپنے والدین سے زیادہ مہربان پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے افضل دیکھا ہے اس لیے آپ مجھے میری قبر میں رہنے دیں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس کے مرنے کی دعا، کی وہ دختر دوبارہ مر کر قبر میں گئی، یہودی یہ واقع دیکھ کر حیران ہوا اور کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار کیا اور مردہ دختر کے والدین مسلمان ہو کر ہمیشہ کی زندگی کے مستحق ہوئے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز اور روحانی فیض نے خدا کے فضل سے مردہ کو زندہ کیا پھر مردے نے زندہ ہو کر دو مردوں یعنی کافر ماں باپ کو مسلمان کر کے ہمیشہ کے لیے زندہ کیا۔ سبحان اللہ کیا فیض ہے۔

۳۸۔ ایک معجزہ یہ ہے ایک دن حضرت جابر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مہمان بلا کر بکری ذبح کی، اس کا گوشت پکا کر آپ کے سامنے لائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں گوشت کھا لینا ہڈیاں نہ چبانا، حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

کے حکم عالی کے مطابق بکری کی ہڈیاں ثابت چھوڑ دیں، جب سب لوگ فارغ ہوئے، حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سب ہڈیاں جمع کر کے کچھ دعا کے طور پر پڑھا، آپ کا پڑھنا اور بکری کا زندہ ہونا ایک ساعت میں سب کے سامنے ہُوا۔

مردہ جانوروں کا زندہ کرنا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ادنیٰ فیض تھا، کافروں، مردہ دلوں کو زندہ کرنا مسلمان بنانا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اصلی مقصود تھا۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معجزات دیکھ کر ہزارہا مسلمان ہوتے تھے مگر جو ازلی گمراہ تھے وُہ اس کو جادو سمجھ کر ٹال دیتے تھے۔ لوگوں اگر خدا تعالےٰ نے تمہیں اسلام اور ایمان کی دولت عطا کی ہے تو اس کی انتہا درجہ کی حفاظت کرنا! مسلمانو! سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سمندر ہے جس کا احاطہ کرنا ناممکن ہے، جو کچھ لکھا گیا ہے قدرِ قلیل بطور نمونہ برکت کے لئے تحریر کیا گیا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہٖ خیر خلقہٖ سیدنا مولانا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند فرامین

عمرۃ الحدیبیہ اور وفات کے مابین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اصحاب کو ملوک عرب و عجم و روم کی طرف خطوط دے کر بغرض دعوت اسلام روانہ کیا۔

۱۔ سلیط (رضی اللہ عنہ) کو بادشاہ یمامہ کی طرف۔

۲۔ علاء (رضی اللہ عنہ) کو بادشاہ بحرین کے پاس۔

۳۔ عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) والی عمان کی جانب۔

۴۔ حاطب (رضی اللہ عنہ) کو مقوقش بادشاہ اسکندریہ کی طرف۔

۵۔ دحیہ (رضی اللہ عنہ) کو قیصر روم کی طرف۔

۶۔ شجاع بن وہب (رضی اللہ عنہ) کو بادشاہ دمشق کی طرف۔

۷۔ عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف۔

مقوقش والی اسکندریہ نے حاطب بن ابی بلتعہ کی کمال عزت کی اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نامہ مبارک کو توقیر کی نگاہوں سے دیکھ کر قبول کیا۔

دحیہ کلبی (رضی اللہ عنہ) جو قیصر کی طرف روانہ ہوئے تھے پہلے وہ بصریٰ میں گئے اور وہاں سے حاکم بصریٰ کے ذریعہ سے قیصر روم ہرقل کے دربار میں پہونچے، اس خط میں یہ

Marfat.com

عبارت تھی۔

فرمان نمبر ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من محمد رسول اللہ الیٰ ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدیٰ، اما بعد، فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسین ویا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سوآء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضًا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون۔

(ترجمہ) خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (یہ خط ہے) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے ہرقل کی طرف جو روم کا بادشاہ ہے وہ لوگ سلامت رہیں جو خدا کی ہدایت کی پیروی کریں اس کے بعد میرا مطلب یہ ہے کہ میں تم کو اسلام کا بلاوا دیتا ہوں اگر تم مسلمان ہو گئے تو تم (دنیا اور آخرت کی آفتوں) سے سلامت رہو گے اور تم کو خدا دوگنا اجر دے گا اور اگر تم نے انکار کیا تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تم پر رہے گا اے آسمانی کتاب کے ماننے والو! تم ایک ایسی بات

Marfat.com

کی طرف آجاؤ (جس کی بابت خدا کی طرف سے) ہمارے اور تمہارے لیے ٹھیک ایک ہی حکم ہے۔ وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں اور نہ اس کے کاموں میں کسی کو شریک قرار دیں۔ اگر تم میری ان باتوں سے انکار کرو تو اس بات کے گواہ رہو کہ ہم (ان باتوں میں) خدا کے فرمانبردار ہیں۔

ہرقل نے اس خط کو پڑھ کر اپنے سر آنکھوں پر رکھکر دریافت احوال کے لیے کمال تلاش سے ان لوگوں کو بلوایا جو آپ کی قوم کے اس کے ملک میں بغرض تجارت گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ غزہ سے ابوسفیان وغیرہ طلب ہو کر آئے ہرقل نے ان سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات دریافت کیے ابوسفیان اس وقت تک اگرچہ کافر تھے مگر قیصر نے ابوسفیان کے ساتھیوں کو ان کے پیچھے کھڑا کر دیا کہ تم پر خدا کی مار ہو اگر ابوسفیان نے کوئی جھوٹی بات کہی اور تم نے نہ روکا، پھر قیصر نے ابوسفیان سے پوچھا۔

قیصر :۔ کیا اس شخص کے خاندان میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

ابوسفیان :۔ نہیں!

قیصر :۔ کبھی اس شخص نے دنیاوی معاملہ میں جھوٹ بولا ہے؟

ابوسفیان :۔ نہیں۔

قیصر :۔ خدا کی قسم ہے کہ جو شخص دنیا کے لیے جھوٹا

Marfat.com

نہ ہو وُہ خدا کے اُوپر جھوٹ نہ باندھے گا۔

قیصر :- اس پر ایمان غریب لوگ لا رہے ہیں یا امیر؟

ابوسفیان :- غریب!

قیصر :- پیغمبروں کا ہمیشہ سے یہی حال رہا ہے۔ اچھا اُس شخص کے پیروکار زیادہ ہوتے جاتے ہیں تو وُہ اپنے آپ کو بڑا بناتا جاتا ہے؟

ابوسفیان :- نہیں، بلکہ فقیرانہ وضع کو پسند کرتا ہے۔

قیصر :- تم میں اور اس میں لڑائی کا کیا رنگ رہتا ہے؟

ابوسفیان۔ کبھی ہم غالب ہوتے ہیں اور کبھی وُہ غالب ہوتے ہیں۔

قیصر :- وہ بدعہدی بھی کرتا ہے؟

ابوسفیان :- اب تک تو اس نے کوئی بدعہدی نہیں کی، مگر ہمارے آنیکے بعد کی ہو تو معلوم نہیں۔

(ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس جھوٹی بات کے سوا اور میں کوئی بات نہ کہہ سکا)

قیصر :- اس کے پیروکار کبھی اس کے مذہب سے پھر بھی جاتے ہیں؟

ابوسفیان :- نہیں!

قیصر :- اس کے پیروکار بڑھتے جاتے ہیں؟

ابوسفیان :- روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہیں!

قیصر :- خدا کی قسم ہے اس شخص کا مذہب یہاں تک پہنچے گا

Marfat.com

جہاں ہم موجود ہیں۔

جب ابوسفیان، قیصر کے دربار سے باہر نکلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنے ساتھیوں سے کہا کہ :۔ "دیکھو اس بد دین کا اثر یہاں تک بھی پہونچے گا اور قیصر کو ابوسفیان کے جواب سے پوری تشفی ہو گئی۔ آپ کے حالات سن کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی تصدیق کی اور ایک جلسہ میں نصاریٰ کو جمع کر کے اس امر کو پیش کیا سبھوں نے باتفاق انکار کیا، جلسہ درہم برہم ہو چلا۔ قیصر نے مجلس کا رنگ بدلا دیکھ کر لوگوں کو نرمی سے بلایا اور ابن اسحاق سے روایت کی جاتی ہے کہ اس مجمع کے منتشر ہونے کے بعد قیصر نے اراکین دولت کو طلب کر کے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جزیہ دینے کی بابت گفتگو پیش کی سبھوں نے اس سے انکار کیا پھر اس نے کہا بہتر ہو گا کہ ارض سوریہ (یعنی فلسطین واردن، دمشق، حمص وغیرہ بلاد شام) دے کر صلح کر لی جائے اراکین دولت نے اس سے بھی انکار کر دیا۔

نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف جو نامہ نامی عمرو بن امیۃ الضمری کی معرفت روانہ کیا گیا تھا۔ اس کی عبارت یہ تھی !

بسم اللہ الرحمن الرحیم   فرمان نمبر ۲

من محمد رسول اللہ الی النجاشی الاصحم، العظیم الحبشہ سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن

واشهد ان عیسٰی بن مریم روح اللہ وکلمتہ القاھا
الی مریم الطیبۃ البتول الحصینۃ فحملت بعیسٰی
فخلقہ من روحہٖ ونفخۃ کما خلق آدم بیدہٖ
ونفخہ وانی ادعوک الی اللہ وحدہ لاشریک
لہ والمولاۃ علٰی طاعۃ تتبعنی وتومن بالذی
جاءنی فانی رسول اللہ وقد بعثت الیک ابن عمی
جعفرا ومعہ نفرا من المسلمین فاذا جاؤک
فاقرھم ودع التعدی وانی ادعوک وجنودک الی
اللہ فقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصحی والسلام
علٰی من اتبع الھدٰی ؛

ترجمہ :۔ خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (یہ خط ہے) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے۔ نجاشی اصحم کی طرف جو حبشہ کا بادشاہ ہے تم سلامت رہو۔ میں تمہارے آگے خدا کی تعریف کرتا ہوں کہ وُہ بادشاہ دوجہان پاک سلامتی دینے والا۔ امن میں رکھنے والا اور سب کی حفاظت کرنے والا ہے اور اس امر کا یقین کرتا ہوں کہ مریم کا بیٹا عیسٰی (علیہ السلام) خدا کا حکم ہے اور اس کا ایک کلمہ ہے جو اس نے پاک اور بتول مریم کو عطا کیا۔ بس مریم کو عیسٰیؑ

Marfat.com

کا حمل رہ گیا اور خدا نے عیسٰی کو اپنی روح اور
اپنی پھونک سے پیدا کیا ایسا جیسا کہ اس نے آدم
کو پیدا کیا تھا (تم میری بات سنو کہ) میں تم کو اس
اکیلے خدا کی طرف بلاتا ہوں جس کے کاموں میں
کسی کی شرکت نہیں ہے اور یہ کہ نیک کلام کے
لیے ہم ایک دوسرے کی مدد کریں اور یہ کہ تم میرے
پیرو ہو جاؤ اور اس بات کو مان لو جو میرے پاس
آئی ہے میں خدا کا رسول ہوں میں نے تمھارے
پاس اپنے چچا کے بیٹے جعفر کو مع مسلمانوں کی
جماعت کے روانہ کیا ہے۔ جب یہ لوگ تمھارے
پاس آجائیں تو ان کی مہمان نوازی کی جائے۔ تم
زیادتی کو چھوڑ دو کہ میں تم کو اور تمھاری فوجوں کو
خدا کی طرف بلاتا ہوں میں نے تمھاری خیر خواہی
میں کوشش کی ہے (کاش) تم میری خیر خواہی
قبول کرو۔ وُہ لوگ سلامت رہیں جو خدا کی
ہدایت کی پیروی کریں۔

نجاشی نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان کا ادب کیا
اور تحفہ تحائف روانہ کئے۔

کسریٰ شاہِ فارس کے خط میں لکھا تھا۔

فرمان نمبر ۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Marfat.com

من محمد رسول اللّٰہ الیٰ کسریٰ عظیم
فارس سلام علی من اتبع الھدیٰ و
اٰمن باللّٰہ ورسولہٖ واشھد ان لا الٰہ الا
اللّٰہ اما بعد فانی رسول اللّٰہ الی الناس
کافۃً لانذر من کان حیاً اسلم تسلم
فان ابیت فعلیک اثم المجوس ۔

ترجمہ :۔ خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (یہ خط ہے) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے کسریٰ کی طرف جو فارس (ایران) کا بادشاہ ہے وہ لوگ سلامت رہیں جو خدا کی ہدایت کی پیروی کریں اور جو خدا اور اس کے پیغمبروں کو مان لیں اس کے بعد (میرا مطلب یہ ہے کہ) مجھ کو خدا نے تمام دنیا کے انسانوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور تمام لوگوں کو جو زندہ دل ہیں (گناہ کی وجہ سے عذاب سے) ڈراؤں پس اگر تم نے میری باتوں کو مان لیا تو تم دنیا و آخرت میں) سلامت رہو گے اور اگر انکار کیا تو مجوسیوں کے گناہ کا بھی کچھ حصّہ تمہارے ذمّہ رہے گا ۔

کسریٰ نے اس خط کو پھاڑ ڈالا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

نے یہ سن کر فرمایا اللہ اس کے ملک کو پارہ پارہ کرے۔ ابنِ اسحاق کہتا ہے کہ کسریٰ نے اس خط کو پڑھ کر چاک کر ڈالا اور غصہ سے کہنے لگا کہ مجھ کو اور اس نے خط لکھا ہے اور میرے نام سے پہلے اپنے نام کو تحریر کیا ہے۔ باذان گورنر یمن کو لکھا جائے کہ فوراً وہ آدمی بھیج کر اس حجازی شخص کو گرفتار کرا کے میرے پاس بھیج دے۔ چنانچہ باذان گورنر نے بانویہ اور خرخسرہ کو روانہ کیا۔ بانویہ اور خرخسرہ چند دنوں بعد آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس مدینہ پہنچ گئے اور یہ کہا کہ :۔ "ہمارے شاہنشاہ نے ملک باذان کو تمہاری گرفتاری کا حکم دیا ہے اور اس نے ہم کو اس امر پر مقرر کیا ہے۔ مناسب ہے کہ ہمارے ساتھ چلو اس میں تمہاری اور تمہاری قوم کی بہتری ہے اور اگر تم انکار کرو گے تو تمہارے حق میں بہت برا ہو گا تم خود ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ تمہاری قوم بھی تباہ کر دی جائے گی۔ تمہارا ملک لوٹ لیا جائے گا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام پر کچھ توجہ نہ کی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو ٹھہرایا اور اگلے دن پر ان کی باتوں کے جواب دینے کو موقوف رکھا۔ اتنے میں یہ الہام ہوا اللہ جل شانہٗ نے کسریٰ پر اس کے لڑکے شیرویہ کو مسلط کر دیا اور اس نے اس کو شب کے وقت فلاں اور فلاں مہینے میں قتل کر ڈالا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بانویہ اور خرخسرہ کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ بانویہ اور خرخسرہ کو اس کلام سے سخت تعجب ہوا۔ تھوڑی دیر تک خاموشی کی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر کچھ سوچ کر آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہنے لگے تم اس کہنے کا نتیجہ سمجھتے ہو کیا ہو گا۔ ہمارا شہنشاہ تم کو اور تمہاری قوم کو تباہ کر دے گا۔ اس سرزمین کی خاک تک کا پتہ نہ ملے گا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

"تم اس خیال و فکر میں نہ پڑ جاؤ اور ملک باذان کو اس واقعے سے اطلاع کرو اور میری طرف سے یہ کہدو کہ میرا مذہب تمام عالم میں پھیلنے والا ہے۔ میرا غلبہ وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں تک کسریٰ کا سکہ چل رہا ہے۔ ملک باذان اگر اسلام لائے گا تو میں اس کو جس پر وُہ متصرف ہے بحال رکھوں گا اور اس کو اس قوم کی سرداری دے دوں گا۔"

خرخسرہ اور بانویہ یہ پیام لے کر جس وقت باذان کے پاس آئے اور اس سے ہو بہو بیان کیا۔ باذان نے کہا کہ۔

"یہ کلام معمولی آدمی کا نہیں ہے۔ یہ باتیں نبیوں کی سی ہیں۔ میں اس کی پیشینگوئی کا نتیجہ دیکھتا ہوں کہ کیا ہو گا۔"

باذان اسی فکر و خیال میں تھا کہ شیرویہ کا خط آ پہونچا جس میں لکھا ہُوا تھا کہ:۔

"میں نے کسریٰ کو اس وجہ سے قتل کیا

Marfat.com

کہ وہ فارس پر ظلم کرتا تھا۔ شرفاء ملک و
رؤسا شہر کو بلا وجہ قتل کرتا اور ان کے
مال و اسباب کو لوٹ لیتا تھا۔ جس وقت
میرا یہ فرمان تجھ کو ملے فوراً میری اطاعت
قبول کر لے۔ جیسا کہ اس سے پہلے تو
شاہان فارس کا مطیع تھا اور اس شخص
کی بابت جس کی گرفتاری کا کسریٰ نے
تجھ کو حکم دیا تھا یہ ہدایت کی جاتی ہے
کہ اس سے تاصدور حکم ثانی کچھ تعرض نہ
کرو۔"

باذان کو جس وقت شیرویہ کا یہ فرمان ملا اس نے اس وقت آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لایا۔ اس کے مسلمان ہوتے ہی دربار والے بھی مسلمان ہو گئے۔ بانویہ نے باذان سے بعد واپسی مدینہ یہ بھی کہا تھا کہ میں نے بڑے بڑے امراء و سلاطین سے باتیں کیں اور ان کے ساتھ میں نے کھانا کھایا لیکن اس شخص سے زیادہ کسی کا رعب میں نے نہ پایا۔ باذان نے دریافت کیا "اس کے ساتھ دستہ فوج جان نثاران رہتا ہے۔" اس نے کہا "نہیں"!

واقدی کا بیان ہے کہ مقوقس بادشاہ قبط کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی لیکن یہ اسلام نہیں لایا۔

Marfat.com

موت متعلقاتِ موت اور زیارتِ قبور

کے متعلق چند احادیث

۱۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "کثرت سے موت کو یاد کرو اس لیے کہ موت کا یاد کرنا گناہوں کو دور کرتا ہے۔"

جب انسان موت کو بکثرت یاد کرے گا تو دنیا میں جی نہ لگے گا اور طبیعت دنیا کے سامان سے نفرت کرے گی اور زاہد ہو جائے گا۔ اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی خواہش اور وہاں کے عذاب دردناک کا خوف ہو گا، پس ضرور ہے کہ نیک اعمال میں ترقی کرے گا اور گناہوں سے بچے گا اور تمام نیکیوں کی جڑ زہد ہے، یعنی دنیا سے بیزار ہونا۔ جب تک دنیا سے دور اس کی زینت سے علاقہ ترک نہ ہو گا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہو سکتی اور بارہا عرض کیا جا چکا ہے کہ امور ضروریہ دنیا دیہ جو اس پر موقوف ہیں عبادت کے وہ مطلوب ہیں اور دین میں داخل ہیں لہذا اس مذمت سے وہ خارج ہیں بلکہ جس دنیا کی مذمت کی جاتی ہے اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالیٰ سے غافل کریں، گو کسی درجہ میں سہی، جس درجہ کی غفلت ہو گی اسی

Marfat.com

درجہ کی مذمت ہو گی، پس معلوم ہوا کہ موت کی یاد اور اس کا دھیان رکھنا اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کے لیے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے۔

۲۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ: "چوبیس بار روزانہ موت کو یاد کرے تو درجہ شہادت پاوے گا۔ سو اگر تم اس کو یاد کرو گے تونگری کی حالت میں تو وہ (یاد کرنا) اس غنا کو گرادے گا۔"

یعنی جب غنی آدمی موت کا دھیان رکھے گا تو اس غنا کی اس کے نزدیک وقعت نہ رہے گی جو باعث غفلت ہے کیونکہ یہ سمجھے گا کہ عنقریب یہ مال مجھ سے جدا ہونے والا ہے، اس سے علاقہ پیدا کرنا کچھ نافع نہیں، بلکہ مضر ہے کیونکہ محبوب کا فراق باعث اذیت ہوتا ہے، ہاں وُہ کام کریں جو وہاں کام آتے، وہاں ہمیشہ رہنا ہے، پس ان خیالات سے مال کا کچھ بُرا اثر نہ پڑیگا اور تم اسے فقر اور تنگی کی حالت میں یاد کرو گے تو وہ (یاد کرنا) تم کو راضی کر دیگا تمہارے بسر اوقات سے یعنی جو کچھ تمہاری تھوڑی سی معاش ہے اس سے راضی ہو جاؤ گے کہ چند روزہ قیام ہے پھر کیوں کریں۔ اس کا عوض حق تعالیٰ عنقریب نہایت عمدہ مرحمت فرماتے گا۔

۳۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: "بیشک زمین ہر دن ستر بار پکارتی ہے اے بنی آدم کھالو جو چاہو اور جس چیز سے رغبت کرو۔ پس خدا کی قسم البتہ

Marfat.com

ہیں ضرور تمہارے گوشت اور تمہارے پوست کھاؤں گی۔"

اگر شبہ ہو کہ ہم تو آواز زمین کی سنتے نہیں تو ہم کو کیا فائدہ؟

جواب یہ ہے کہ جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشاد عالی سے جب یہ معلوم ہو گیا کہ زمین اس طرح کہتی ہے تو جیسے زمین کی آواز سے دنیا دل پر سرد ہو جاتی ہے اسی طرح اب بھی اثر ہونا چاہیئے۔ کسی چیز کے علم کے واسطے یہ کیا ضرور ہے کہ اس کی آواز ہی سے علم ہو بلکہ مقصود تو اس کا علم ہونا ہے خواہ کسی طریق سے ہو، مثلاً کوئی شخص دشمن کے لشکر کو آتا دیکھ کر جیسا گھبراتا ہے اور اس سے مدافعت کے سامان کرتا ہے اسی طرح کسی معتبر شخص کے خبر دینے سے بھی گھبراتا ہے، کیوں کہ دونوں صورتوں میں اس کو دشمن کے لشکر کا آنا معلوم ہو گیا جو گھبرانے اور مدافعت کے سامان کا باعث ہے اور کوئی مخبر جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر بلکہ آپ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا پس اس لیے آپ کے فرمودہ کا تو بطریقِ اولیٰ اعتبار ہونا چاہیے کیونکہ آپ نہایت سچے ہیں۔

۴۔ حدیث میں ہے:۔ "جو نہلا دے مردے کو پس ڈھک لے اس کو (یعنی بری بات مثلاً صورت کا بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو) چھپا لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ (یعنی آخرت میں گناہوں کی وجہ سے اس کی رسوائی نہ ہو گی) اور جو کفن دے مردے کو تو اللہ تعالیٰ آخرت

Marfat.com

ہیں اس کو سندس (جو ایک باریک ریشمین کپڑے کا
نام ہے) پہنا دے گا۔"

بعضے جاہل مردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اس کو منحوس سمجھتے ہیں یہ سخت بیہودہ بات ہے، کیا ان کو مرنا نہیں؟ چاہیئے کہ خوب مردے کی خدمت کو انجام دے اور ثواب حاصل کرے اور اپنا مرنا یاد کرکے کہ اگر ہم سے بھی لوگ ایسے بچیں جیسے کہ ہم بچتے ہیں تو ہمارے جنازہ کی کیا کیفیت ہو گی اور عجب نہیں کہ حق تعالیٰ بدلہ دینے کو اس کو ایسے ہی لوگوں کے حوالہ کر دے۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ فرمایا:۔

۵۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جو غسل دے مردے کو اور اسے کفن دے اور اس کے کافور وغیرہ لگائے اور اٹھا دے اس کے جنازہ کو اور اس پر نماز پڑھے اور نہ ظاہر کرے اس کی وہ (بری) بات جو دیکھے اس سے دور ہو جائے گا اپنے گناہوں سے اس طرح جیسے کہ اس دن جب کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (کہ گناہوں) سے دور تھا یعنی صغیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔" علی ما قالوا

۶۔ حدیث میں ہے: "جو نہلائے گا مردے کو پس چھپا لے اس کے (عیب) کو تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دیتے جائیں گے اور جو اسے کفن دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سندس اور استبرق پہنا دے گا۔"

Marfat.com

واضح ہو کہ جس قدر فضیلت اور ثواب مردے کی خدمت کا اس وقت تک بیان کیا گیا سب اس صورت میں ہے جب کہ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے خدمت کی جائے دکھاوے کے طور پر یا اجرت وغیرہ لے کر نہ کرے اگر اجرت لی تو ثواب نہ ہو گا، جواز اجرت امر دیگر ہے اور تمام دینی کام جو اجرت لے کر کیے جاتے ہیں بعضے تو ایسے ہیں جن پر اجرت لینا حرام ہے اور بعضے ایسے ہیں جن پر اجرت لینا جائز ہے اور وُہ مال حلال ہے مگر ثواب نہیں ہوتا، خوب تحقیق کر کے اس پر عمل درآمد کرنا چاہیئے۔

یہ موقعہ تفصیل کا نہیں ہے مگر ان امور کے متعلق ایک مفید ضروری بات عرض کرتا ہوں تاکہ اہلِ بصیرت کو تنبیہ ہو، وُہ یہ ہے کہ جن اعمالِ دینیہ پر اجرت لینا جائز ہے ان کے کرنے سے بالکل ثواب نہیں ملتا مگر بچند شروط ثواب بھی ملے گا، خوب غور سے سنو!

کوئی غریب آدمی جس کی بسر اوقات اور نفقات واجبہ کا سوائے اس اجرت کے کوئی ذریعہ نہیں، وُہ بقدرِ حاجت ضروریہ دینی کام کر کے اجرت لے اور یہ خیال کرے سچّی نیت سے کہ اگر ذریعۂ معیشت کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اجرت نہ لیتا اور حسبۃً للہ کام کرتا۔ یا اب حق تعالیٰ کوئی ذریعہ ایسا پیدا کر دے تو میں اُجرت چھوڑ دوں اور مفت کام کروں تو ایسے شخص کو اپنی خدمت کا ثواب ملے گا کیونکہ اس کی نیت اشاعتِ دین ہے مگر معاش کی ضرورت مجبور کرتی ہے اس لئے اس نیت یعنی تحصیل معاش کا بھی ثواب ملے گا اور نیت کے ہونے سے یہ دونوں ثواب

Marfat.com

ملیں گے۔

۶۔ حدیث میں ہے جو اٹھا وے چاروطرفین چارپائی جنازے کی تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۷۔ حدیث میں ہے "افضل اہل جنازہ کا (یعنی جو جنازے کے ہمراہ ہوتے ہیں) ان میں وہ ہے جو ان میں بہت ذکر (اللہ تعالیٰ) کا کرے اس جنازہ کے ساتھ اور جو نہ بیٹھے یہاں تک کہ جنازہ زمین پر رکھ دیا جاتے اور زیادہ پورا کرنے والا پیمانہ (ثواب) کا وُہ ہے جو تین بار اس پر مٹھی بھر خاک ڈالے (یعنی ایسے شخص کو خوب ثواب ملے گا۔)

۸۔ حدیث میں ہے کہ :۔" اپنے مردوں کو نیک قوم کے درمیان دفن کرو اس لیے کہ بے شک مردہ اذیت پاتا ہے بوجہ بُرے پڑوسی۔"

اور صورت اذیت کی یہ ہے کہ بُرے پڑوسیوں پر جو عذاب ہوتا ہے اور وُہ اس کی وجہ سے روتے چلاتے ہیں اس واویلا کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ زندگی میں بُرے پڑوسی کی وجہ سے اذیت پاتا ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ بزرگانِ دین اور اولیاء کرام کے مزارات شریفہ کے قریب دفن کرنا بدرجہا اولیٰ ہو۔

۹۔ حدیث میں ہے کہ :"جنازے کے ہمراہ کثرت سے

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ پڑھو۔

جنازے کے ہمراہ اگر ذکر اللہ کرے تو آہستہ کرے اس لیے کہ زور سے ذکر کرنا جنازے کے ساتھ شامی میں مکروہ لکھا ہے۔

۱۰۔ صحیح حدیث میں ہے جس کو حاکم نے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے :۔

"زیارت کرو قبروں کی اس لیے کہ زیارت قبور دل کو نرم کرتی ہے اور دل کی نرمی سے نیکیاں عمل میں آتی ہیں اور رلاتی ہے ہر آنکھ کو اور یاد دلاتی ہے آخرت کو اور تم نہ کہو کوئی غیر مشروع بات قبر پر"

۱۱۔ حدیث میں ہے کہ :"زیارت قبور سنت ہے اور خاص کر جمعہ کو"

۱۲۔ حدیث میں ہے "جو ہر (جمعرات) جمعہ کو والدین کی قبر کی زیارت کرے گا تو اس کی مغفرت کی جائے گی اور وہ خدمت گزار والدین کا لکھ دیا جائے گا" (نامۂ اعمال میں)

(رواہ البیہقی مرسلاً)

اور قبروں پر جا کر اول اس طرح سلام کرے۔

السلام علیك یا اهل القبور من

المومنین والمسلمین یغفر اللہ

Marfat.com

لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر۔

جیسا کہ ترمذی اور طبرانی میں یہ الفاظ سلام موتی کے لیے آئے ہیں اور قبلہ کی طرف پشت کرکے اور میت کی جانب منہ کرکے قرآن مجید پڑھے جس قدر ہو سکے۔

۱۳ - حدیث میں ہے :-

"جو قبروں پر گزرے اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر مُردے کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اس کو بھی ثواب دیا جائے گا۔

۱۴ - نیز حدیث میں ہے کہ :-

"جو قبرستان میں داخل ہو پھر سورۂ الحمد اور سورہ اخلاص اور سورۂ تکاثر پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشے مردے اس کی شفاعت کریں گے"۔

۱۵ - اور نیز حدیث میں ہے کہ :-

"جو کوئی سورۂ یٰسین قبرستان میں پڑھے تو مردوں کے عذاب میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرمائے گا اور پڑھنے والے کو بشمار اُن مردوں کے ثواب دے گا"۔

۱۶ - حدیث میں ہے کہ :-

نہیں ہے کوئی مرد کہ گزرے کسی ایسے شخص کی قبر پر جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا۔

Marfat.com

پھراس پرسلام کرے، وہ میت اس کو
پہچان لیتا ہے اور اس کو سلام کا جواب
دیتا ہے (گو اس کے جواب کو سلام کرنے
والا نہیں سنتا)۔

۱۷۔ قل ہو اللہ شریف کے فضائل میں ابو محمد سمرقندی،
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کرتے ہیں۔
جو شخص قبرستان میں گزرے وہ گیارہ
مرتبہ اس سورہ شریف کو پڑھ کر اہلِ قبور
کو اس کا ثواب بخش دے تو پڑھنے والے
کو اتنا ثواب ملے گا جس قدر مردے کہ
اس قبرستان میں دفن ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com